خلاصہ خطبہ جمعہ یکم ستمبر 2023ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمدللہ آج چار سال بعد دوبارہ وسیع پیمانہ پر جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ منعقد ہو رہا ہے، جلسہ کا مقصد دینی علم سیکھنا، روحانیت میں ترقی کرنا، اللہ تعالیٰ سے تعلق اور محبت میں بڑھنا ہے، رسول کریم ﷺ کی مکمل پیروی کرنے والے ہوں اور آپ ﷺ سے محبت کا تعلق پیدا ہو، دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور دین مقدم ہو۔

امسال جماعت احمدیہ جرمنی کو قائم ہوئے سو سال پورے ہو رہے ہیں، اب ہمیں اپنا جائزہ لینا ہے کہ ان سو سالوں میں ہم نے کیا حاصل کیا ہے، ہم نے اپنے ایمانوں کی کس حد تک حفاظت کی ہے۔ مذہب کی پابندیوں کی وجہ سے بہت سے احمدی پاکستان سے یہاں اگر آباد ہوئے تو کیا ہم نے حضرت مسیح موعود کی تقاضہ کے تحت اپنی روحانی حالتوں کو بہتر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو دین سے جوڑے رکھنے کی کوشش کی اگر کی تو یہی وہ سو سالہ نذرانہ ہے۔ اگر ہم نے یہ کوشش نہیں کی تو سو سالہ خوشی بے فائدہ ہے۔

ہماری بیعت ہم سے کیا تقاضا کرتی ہے بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی، جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا، تو اسے ڈرنا چاہئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ اُس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔ اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی اور اسلام کا مدعی سچا مدعی نہیں، یاد رکھو یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں، خوب یاد رکھو کے معلوم نہیں کہ موت کس وقت آجائے لیکن یہ یقینی امر ہے کے مرنا ضرور ہے پس میرے دعوے پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ، وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں

جب تک انسان اپنے آپ پر بہت سی موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے، وہ انسانیت کے اصل مقصد کو پا نہیں سکتا۔"

حضور انور نے فرمایا دنیا میں رہ کر دین کو مقدم رکھنا یہی اصل جہاد ہے جسکی ہمیں کوشش کرنی چاہیے اور جسکی حضرت مسیح موعود نے ہمیں نصیحت کی ہے۔ مسلمان کہلا کر دو نمبری نہیں چل سکتی کہ نام تو دین کا لیں لیکن کام دنیا کے کرتے رہیں۔ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں مگر یہ پسند نہیں فرمایا کہ خدا کے لئے کوئی وقت بھی خالی نہ ہو۔ دین مقدم کرنا ضروری ہے۔ ہم اپنے عہد میں دنیا کے معاملوں میں یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ دنیا کے مقابلے میں ہم دین مقدم کریں گے۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔ اگر دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے تو خدا تعالیٰ سے تعلق ضروری ہے، اور یہ تعلق عبادت سے پیدا ہو سکتا ہے، ہر احمدی کو اپنی نمازوں کا جائزہ لینا چاہیے۔ کے مذہب کی جڑ خدا پر ایمان ہے، اور خدا پر ایمان کی شرط سچی پرہیز گاری ہے۔ تقویٰ والے کو خدا کبھی ضائع نہیں کرتا، خدا اور فرشتے اس کی مدد کرتے ہیں۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری صفائی کر لے اور ان اعمال اور افعال کو چھوڑ دے جو اس کی ناراضامندی کا موجب ہیں تو وہ سمجھ لے کہ ہر ایک کام برکت سے طے پا جائے گا۔ یہ سچی بات ہے کہ اگر خدا کسی کا ہو جائے تو سارا جہان اپنی مخالفت سے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ پس خدا تعالیٰ پر مکمل بھروسہ ہونا چاہیے۔

نمازوں میں لذت و سرور کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:
" غرض میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اُس لذت و سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ فرمایا ہے إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السيات (115:19)یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہیں۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔۔۔ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقینا برائیوں کو دور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور روح دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔

پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نمازوں میں سرور حاصل کرتے ہیں؟ کہیں ہم مکمل بھروسہ صرف اسباب پر تو نہیں رکھتے؟ اگر ہم نمازوں کی حفاظت کرنیوالے ہیں تو ہم بیعت کا حق ادا کرنیوالے والے ہیں اپنے مقصد کو پورا کرنیوالے ہیں ورنہ قابل فکر حالت ہے۔

ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارا خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا ہو گیا ہے؟ کیا ہماری نمازوں کے اعلیٰ میعار قائم ہو گئے ہیں؟ کیا ہم نمازوں کے اوقات میں دنیاوی کاموں کو چھوڑ کر نماز کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں؟ کیا ہم قرآنِ کریم کی تلاوت میں باقاعدہ ہیں؟ کیا ہم قرآنی احکامات کو تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ کیا ہم اپنے بچوں کو دین سے جوڑنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہمیں اپنے بچوں کی صرف دنیاوی تعلیم کی فکر ہے یا ان کی دین کی بھی فکر ہے؟ کیا ہمارے اعلیٰ اخلاق آپس کے تعلقات میں وہ میعار حاصل کر چکے ہیں جو رحماء بینھم کا نظارہ دیکھائیں؟ کیا اعلی اخلاق کے نمونے غیروں پر ظاہر کر کے ہم انہیں اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کر رہے ہیں؟ یہی ہمارا لائحہ عمل ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنے ان عہدوں کو پورا کرنیوالے بہنیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہ۞عِبَادَاللہِ رَحِمَکُمُ اللہُ۞اِنَّ اللہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللہِ اَکْبَرُ ۞

Bait-us-Salam: Brusselstraat 445, 1700 Sint-Ulriks-Kapelle
Tel: 0032 (2) 466 68 56 Fax: 0032 (2) 466 43 89